گدھی کے دودھ سے بنائی گئی کریم استعمال کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گدھی کے دودھ سے بنا ہوا فیس ماسک یا نائٹ کریم استعمال کرنا کیسا ہے؟ نیز اسے بیچنے کا کیا حکم ہوگا؟ برائے مہربانی ارشاد فرمادیں۔

تفصیل: گدھی کے دودھ کو مخصوص طریقے سے گرم کیا جاتا ہے، پھر اس میں ناریل یا زیتون کا تیل، شہد اور وٹامن E کیپسول شامل کرکے ایک خاص کریم تیار کی جاتی ہے، جو کہ جلد کے رنگ کو صاف کرنے، جھریاں و داغ دھبے دور کرنے، کیل مہاسوں کے علاج اور جِلدی انفیکشن میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گدھی کے دودھ سے بنایا ہوا فیس ماسک یا نائٹ کریم استعمال کرنا جائز ہے، یونہی اس ماسک یا کریم کو بیچنا بھی جائز ہے۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ گدھی کا دودھ صحیح قول کے مطابق پاک ہے، اور جب وہ پاک ہے تو اس کا بیرونی استعمال (جیسے اس سے بنی ہوئی کریم یا ماسک کو چہرے پر لگانا وغیرہ) شرعاً جائز ہے، اس کی نظیر افیون ہے جس کے پاک ہونے کی وجہ سے فقہائے کرام علیہم الرحمۃ نے اس کے بیرونی استعمال کی اجازت دی ہے، یونہی اس کریم یا ماسک کو بیچنا بھی جائز ہے، کیونکہ کریم و ماسک کا استعمال بیرونی ہی ہوتا ہے کوئی اسے اندرونی استعمال میں نہیں لاتا، لہٰذا اس کو بیچنے کی صورت میں گناہ پر مدد کرنے کا کوئی پہلو موجود نہیں۔

گدھی کا دودھ پینا اگرچہ جائز نہیں، لیکن یہ فی نفسہٖ پاک ہے، چنانچہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: "والصحيح أن لبن الأتان طاهر. كذافي التبيين وهكذافي منية المصلي وهو الأصح. كذافي الهداية ولا يؤكل. كذافي النهاية و الخلاصة" ترجمہ: اور صحیح قول کے مطابق گدھی کا دودھ پاک ہے ایسا ہی تبیین میں ہے اور اسی طرح منیۃ المصلی میں ہے

کہ یہی اصح قول ہے ، اسی طرح ہدایہ میں ہے اور اس کو کھانا پینا جائز نہیں ، ایسا ہی نہایہ و خلاصہ میں ہے ۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 01، ص 46، دار الفکر، بیروت)

منحۃ السلوک میں ہے : "وأما لبن الحمار: فقد نص أنه طاهر، وفي شرح الجامع الصغير لفخر الاسلام: أن لبن الأتان طاهر ولا يؤكل "ترجمہ : اور گدھی کے دودھ کے متعلق صراحت کی گئی ہے کہ یہ پاک ہے اور امام فخر الاسلام کی شرح جامع صغیر میں ہے کہ گدھی کا دودھ پاک تو ہے لیکن کھانا پینا جائز نہیں ۔ (منحۃ السلوک شرح تحفۃ الملوک، ج 01، ص 51، وزارۃ الأوقاف والشؤون الإسلامیۃ- قطر)

لہٰذا اس کا جسم پر بیرونی استعمال کرنا جائز ہے ، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

"شراب حرام بھی ہے اور نجس بھی ، اس کا خارج بدن پر بھی لگانا ، جائز نہیں اور افیون حرام ہے ، نجس نہیں ، خارج بدن پر اس کا استعمال جائز ہے ۔ " (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 198، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں : "افیون نشہ کی حد تک کھانا حرام ہے اور اسے بیرونی علاج ، مثلاً ضماد و طلاء میں استعمال کرنا یا خوردنی معجونوں میں اتنا قلیل حصہ داخل کرنا کہ روز کی قدر شربت نشے کی حد تک نہ پہنچے ، تو جائز ہے " (فتاوی رضویہ، ج 23، ص 574، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے : "جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ذبح شرعی سے اون کا گوشت اور چربی اور چمڑا پاک ہو جاتا ہے ، مگر خنزیر کہ اس کا ہر جز نجس ہے اور آدمی اگرچہ طاہر ہے اس کا استعمال ناجائز ہے ۔ ان جانوروں کی چربی وغیرہ کو اگر کھانے کے سوا خارجی طور پر استعمال کرنا چاہیں تو ذبح کر لیں کہ اس صورت میں اوس کے استعمال سے بدن یا کپڑا نجس نہیں ہوگا ۔ " (بہار شریعت، ج 03، ص 327، مکتبۃ المدینہ)

یوہیں اس دودھ سے بنی ہوئی کریم و ماسک کو بیچنا بھی جائز ہے ، کیونکہ معصیت اس کے عین کے ساتھ قائم نہیں اور مشتری کا مقصود بھی بیرونی استعمال ہی ہوتا ہے جو کہ ایک جائز امر ہے ، لہٰذا اس میں گناہ پر مدد کا پہلو نہیں ، فتاوی رضویہ میں ہے : "اور جب وہ (افیون) معصیت کے لئے متعین نہیں ، تو اس کے بیچنے میں حرج نہیں ، مگر اس کے ہاتھ جس کی نسبت معلوم ہو کہ نشہ کی غرض سے کھانے یا پینے کو لیتا ہے ، لان المعصیۃ تقوم بعینھا فکان کبیع السلاح من أھل الفتنۃ یعنی : اس لئے کہ گناہ عین شے کے ساتھ قائم ہو جائے گا تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے اہل فتنہ کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا ۔ " (فتاوی رضویہ، ج 23، ص 574، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0616

تاریخ اجراء: 03صفر المظفر1447ھ/29جولائی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net